بسم اللہ الرحمن الرحیم
فون نمبر ۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ — عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
یوم شنبہ
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۲ پیسے

| جلد ۵۵/۲۰ | ۱۲ تبلیغ ۱۳۴۵ ہش ۲۲ شوال ۱۳۸۵ھ ۱۲ فروری ۱۹۶۶ء | نمبر ۳۶ |

اخبارِ احمدیہ

— ربوہ ۱۱ر فروری۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

— ربوہ ۱۱ر فروری۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بلڈ پریشر کی وجہ سے بالعموم ناساز رہتی ہے اور آپ کمزوری بہت محسوس فرماتی ہیں۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا العالی کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

— انڈونیشیا سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ جماعت احمدیہ میڈان کے نائب صدر مکرم بشیر مارمن صاحب شدید طور پر بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

— ربوہ ۱۱ر فروری۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید تحریر فرماتے ہیں:۔

”اطلاع موصول ہوئی ہے کہ جماعت احمدیہ جکارتا انڈونیشیا کے نہایت مخلص احمدی دوست جناب حسن ماستیٹون صاحب جج ہائی کورٹ بعارضہ بندش پیشاب بیمار ہیں اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ڈاکٹری رپورٹ کے مطابق چند روز تک ان کا اپریشن ہونے والا ہے۔ جملہ احباب جماعت عموماً اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کرام سے خصوصاً ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے“۔

— ربوہ ۱۱ر فروری۔ گزشتہ کئی روز سے یہاں مطلع ابر آلود ہے اور گاہے گاہے ہلکی بارش ہو رہی ہے۔

یومِ مصلح موعود
۲۰ر فروری بروز اتوار جلسے کئے جائیں

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال ۲۰ر فروری بروز اتوار ”یومِ مصلح موعود“ منایا جائے گا۔ امراء اور صدر صاحبان نوٹ فرمالیں اور ابھی سے تیاری شروع کردیں۔ دوماہ اہم دن کے پیش نظر شایانِ شان جلسے منعقد کریں اور نظارت ہذا میں رپورٹیں بھجوائی جائیں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یاد رکھو اعمالِ صالحہ کے بغیر ایمان ادھورا ہے

یہ ہو نہیں سکتا کہ ایمان کامل ہو اور پھر اعمالِ صالحہ سرزد نہ ہوں

”یاد رکھو ایمان بغیر اعمالِ صالحہ کے ادھورا ایمان ہے۔ کیا وجہ ہے کہ اگر ایمان کامل ہو تو اعمالِ صالحہ سرزد نہ ہوں؟ اپنے ایمان اور اعتقاد کو کامل کرو ورنہ کسی کام کا نہ ہوگا۔ لوگ اپنے ایمان کو پورا ایمان تو بناتے نہیں پھر شکایت کرتے ہیں کہ ہمیں وہ انعامات نہیں ملتے جن کا وعدہ تھا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہوا ہے کہ ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجاً ویرزقہ من حیث لا یحتسب یعنی جو اس کی نظر میں متقی بنتا ہے اس کو خدا تعالیٰ ہر ایک قسم کی تنگی سے نکالتا اور ایسی طرز سے رزق دیتا ہے کہ اسے گمان بھی نہیں ہوتا کہ کہاں سے اور کیونکر آتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ برحق ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدوں کو پورا کرنے والا اور بڑا رحیم کریم ہے جو اللہ تعالیٰ کا بنتا ہے وہ اسے ہر ذلت سے نجات دیتا اور خود اس کا حافظ و ناصر بن جاتا ہے مگر وہ جو ایک طرف دعوئے اتقا کرتے ہیں اور دوسری طرف شاکی ہوتے ہیں کہ ہمیں وہ برکات نہیں ملے۔ ان دونوں میں سے ہم کس کو سچا کہیں اور کس کو جھوٹا؟ خدا تعالیٰ پر ہم کبھی الزام نہیں لگا سکتے۔ ان اللہ لا یخلف المیعاد خدا تعالیٰ اپنے وعدوں کے خلاف نہیں کرتا ہم اس مدعی کو جھوٹا کہیں گے۔ اصل یہ ہے کہ ان کا تقویٰ یا ان کی اصلاح اس حد تک نہیں ہوتی کہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں قابلِ وقعت ہو یا وہ خدا کے متقی نہیں ہوتے لوگوں کے متقی اور ریاکار انسان ہوتے ہیں۔ سو ان پر بجائے رحمت اور برکت کے لعنت کی مار ہوتی ہے جس سے سرگرداں اور مشکلاتِ دنیا میں مبتلا رہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ متقی کو کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے وعدوں کا پکا اور سچا اور پورا ہے۔“

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۴۳ و ۲۴۴)

مسعود احمد جہلمی پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۲ فروری ۱۹۶۶ء

توحید اور شرک

(۲)

سوامی یتی سورانند نے ایک رسالہ انگریزی میں Universal prayes کے نام سے تالیف کیا ہے۔ جس کو سری راما کرشنا مٹھ۔ مائلاپور مدراس نے ۱۹۴۴ء میں شائع کیا تھا۔ اس رسالہ میں سنسکرت کے مذہبی لٹریچر سے کچھ دعائیں انتخاب کر کے انگریزی میں ترجمہ کی گئی ہیں۔ دیباچہ میں فاضل مولف لکھتا ہے۔

"یقیناً جب ہم سمجھ کر ہندو بھجنوں اور دعاؤں کا مطالعہ کریں تو ہم کو اس ویدک صداقت کے ساتھ متفق ہونا پڑتا ہے کہ

"وہ ہستی واحد ہے مگر رشیوں نے اس کے مختلف نام رکھ لئے ہیں!

یہ خیال بھگوت گیتا میں بڑی وضاحت سے اس طرح ظاہر کیا گیا ہے۔ ویدوں سانکھ شاستر۔ یوگ شاستر۔ شومت اور وشنومت کی کتابوں میں مختلف مسلک بیان کئے گئے ہیں ان میں سے کوئی کسی کو اور کوئی کسی کو اختیار کرتا ہے۔ عابد اپنے اپنے طبعی رجحانات کے مطابق مختلف مسلکوں کی پیروی کرتے ہیں خواہ یہ سیدھا راستہ ہو یا ٹیڑھا تاہم اسے خداوند خدا تو ہر انسان کی آخری منزل ہے جس طرح تمام دریاؤں کی منزل سمندر ہے۔" ہر کوئی اس عظیم اصول کا عرفان نہیں رکھتا۔ جو لوگ فرقہ وارانہ رجحانات رکھتے ہیں۔ وہ اکثر اس بات پر بالاصرار زور دیتے ہیں کہ صرف ان کے دیوتا یا اوتار کے ذریعہ ہی نجات مل سکتی ہے یا ایسے خدا کی عبادت کرنے سے ہی نجات ہوتی ہے۔ جو مخصوص پیغمبروں یا پیشواؤں کے ذریعہ پیغام دیتا ہے۔

تاہم ان محدود الخیال لوگوں کے ساتھ ساتھ ایسی رواداری اور آزاد ہستیاں بھی اس دنیا میں موجود ہیں جو اپنے مت پر سختی سے قائم رہتے ہوئے تمام مختلف دیوتاؤں کو ایک ہی صداقت کا روپ قرار دیتی ہیں۔ مثلاً وہ یہ کہتے ہیں کہ

"میں شو جو رب العالمین ہے میں اور وشنو میں جو اس کی روح ہے کوئی فرق نہیں کرتا۔ اس کے باوجود میں شو کی پرستش کو ہی پسند کرتا ہوں"۔

ایک نسبتاً عالیہ تصور اس سے بھی آگے جاتا ہے۔

"خواہ وجود باری تعالیٰ کو وشنو کہا جائے یا شو یا برہما۔ یا اندر۔ سورج یا چاند بدھ یا کامل جہاویر میں ہمیشہ اس کی عبادت کرتا ہوں جو جنبہ داری اور نفرت سے اور دنیا داری اور جہالت سے پاک ہے۔ جو تمام مخلوق سے محبت کرتا ہے اور جو الہمانہ حسنی کا مالک ہے۔"

اس طرح کثرت میں وحدت کا تصور ہندو مذہبی شعور کا ہمیشہ طرۂ امتیاز ہے جس کا اعتراف منو نے کھلے کھلے کیا ہے۔

چاہئے کہ اس روح کا علم حاصل کیا جائے جو حاکم الحاکمین ہے جو نازک سے نازک تر ہے۔ جس کی شان درخشاں ہے۔ جس کو صرف دھیان سے ہی پایا جا سکتا ہے۔ بعض اس کو اگنی (قابل پرستش) کہتے ہیں دوسرے اس کو منو (سوچنے والا) اور بعض پرلوجاتیں (مخلوق کا آقا) کہتے ہیں۔ بعض دیگر اس کو اندر یعنی منبع حیات اور بعض دیگر برہما یعنی عظیم کا نام دیتے ہیں۔ جو لوگ کثرت اور محدودیت سے بلند نہیں ہو سکتے۔ اگنی وغیرہ ناموں سے مختلف دیوتا مراد لیتے ہیں۔ لیکن جو بلند خیال ہیں۔ وہ ان کو خدائے واحد کے مختلف روپ اور صفات خیال کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ایسے موحد بھی ہوتے ہیں جو ان ناموں کو خدا تعالیٰ کی صفات ہی سمجھتے رہے ہیں۔"

(یونیورسل پریئرز صفحہ ۳۸)

اس تمام گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ ہندوؤں میں ایسے رشی ہوئے ہیں جو واحد خدا ہی کو۔ قابل پرستش سمجھتے رہے ہیں۔ اور مختلف دیوتاؤں کو محض واحد خدا کے روپ اور صفات مانتے آئے ہیں۔ مؤلف نے یہاں کھلا کھلا اعتراف کیا ہے کہ خدا صرف ایک ہی ہے۔ یہ مختلف دیوتا اور دیویاں کوئی حقیقت نہیں رکھتیں۔ سوائے اس کے کہ ان کو محض رواداری کی خاطر اللہ تعالیٰ کی صفات اور مختلف روپ مان لیا جائے۔ اب سورۃ یوسف کی آیات کو پھر مطالعہ کیجئے۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اس مغالطہ کو ختم کرنے کی تلقین کی ہے۔

کیا یہ عجیب بات نہیں ہے کہ انسان یقین تو یہ رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ واحد ہے مگر محض رواداری کے لئے دوسروں کو اس مغالطہ میں پڑا رہنے دے کہ چونکہ مختلف لوگ اس خدا کو برہما، وشنو۔ شو۔ چاند سورج درخت وغیرہ کے مختلف ناموں سے پوجتے ہیں۔ اس لئے وہ واحد خدا ہی کو پوجتے ہیں مؤلف نے آخر میں لکھا ہے اس رواداری کا یہ فائدہ ہوگا کہ چونکہ یہ سب مختلف دیوتاؤں کے پوجنے والے درحقیقت ایک ہی خدا کو پوجتے ہیں۔ اس لئے اس رواداری سے ان میں یکجہتی اور اتحاد پیدا ہوتا ہے۔ اور یہ مختلف دیوتاؤں کے پوجنے والے ایک محاذ پر جمع ہو جائیں گے۔

مگر یہ محض مؤلف کا قیاس ہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ کو مختلف مظاہر کے نام سے پوجا جائے گا سب فرقوں کا ایک محاذ پر جمع ہونا ناممکن ہے۔ سورج کو پوجنے والا تو سورج ہی کو خدا سمجھتا ہے وہ چاند کو یا اگنی کو خدا کس طرح مان سکتا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ ہم مختلف صفات کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کو یاد کریں۔ لیکن یہ صفات سب کے لئے یکساں ہونی چاہئیں۔ سورج یا چاند یا بارش یا درخت تو فی ذاتہٖ خدا بنا لئے گئے ہیں۔ ان کو صفات باری تعالیٰ میں کس طرح ڈھالا جا سکتا ہے۔ البتہ ان کو آیات اللہ کہا جا سکتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے نشانات۔ بے شک اللہ تعالیٰ کی صفات ان مظاہر میں ظہور کرتی ہیں۔ مگر درخت کو پوجنے والا ان صفات کی وجہ سے نہیں بلکہ درخت کو خدا سمجھ کر پوجتا ہے۔ اور اس میں خدا تعالیٰ کی تمام صفات مانتا ہے اسی طرح چاند یا سورج کو پوجنے والا ان کو صفات الٰہیہ سے موصوف مانتا ہے۔ ظاہر ہے کہ مختلف مظاہر کو پوجنے سے ان فرقوں میں یہ تفریق بڑھتی ہے۔ اور یہ خلیج کبھی پر نہیں ہوتی۔ اس لئے ضروری ہے کہ اصل حقیقت کو سمجھا جائے اور براہ راست واحد خدا کی پرستش کی جائے۔ یہ کہنا تو صحیح ہے کہ اللہ تعالیٰ رحمٰن ہے رحیم ہے۔ کریم ہے۔ علیم ہے لیکن یہ کہنا کہ سورج اللہ تعالیٰ ہے۔ چاند اللہ تعالیٰ ہے۔ یا آگ پانی۔ ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہیں بحث مغالطہ انگیز ہے اور باہم جھگڑے کا باعث ہیں۔ اگر ان پردوں کو اٹھا دیا جائے تو سب انسان توحید کا چہرہ دیکھ سکتے ہیں۔ اور ایک وحدت کی لڑی میں پروئے جا سکتے ہیں۔ ورنہ اسلام اس کو صریح شرک قرار دیتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"شرک کی کئی قسمیں ہیں ایک تو وہ موٹا اور صریح شرک ہے جس میں ہندو، عیسائی، یہود اور دوسرے بُت پرست لوگ گرفتار ہیں۔ جس میں کسی انسان یا پتھر یا اور بے جان چیزوں یا قوتوں یا خیالی دیویوں یا دیوتاؤں کو خدا بنا لیا گیا ہے۔ اگرچہ یہ شرک ابھی تک دنیا میں موجود ہے۔ لیکن یہ زمانہ روشنی اور تعلیم کا کچھ ایسا زمانہ ہے کہ عقلیں اس قسم کے شرک کو نفرت کی نگاہ سے دیکھنے لگ گئی ہیں۔ یہ جدا امر ہے کہ وہ قومی مذہب کی حیثیت سے بظاہر ان بیہودگیوں کا اقرار کریں۔ لیکن دراصل بالطبع لوگ ان سے متنفر ہو جاتے ہیں۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۷۹-۸۰)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو فرمایا ہے محولہ بالا تصنیف اس کی تائید کرتی ہے۔ یہ لوگ دراصل بت پرستی سے نفور ہو چکے ہیں۔ مگر محض قومی مذہب کی حیثیت سے وہ ان باتوں سے چمٹے ہوئے ہیں۔ ضرورت ہے کہ ہندوؤں میں وسیع پیمانے پر اسلام کی تبلیغ کی جائے تاکہ وہ متفرق بتوں کو پوجنے کی بجائے حقیقی واحد خدا کے پجاری بن جائیں اور اس طرح توحید تمام انسانوں کے لئے باہمی اتحاد کا باعث بنے۔

مجلس افتاء کے اراکین کی تجدید

(از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

آئندہ کے لئے تا فیصلہ ثانی مجلس افتاء کے مندرجہ ذیل اراکین ہوں گے:۔

۱۔ قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔اے

۲۔ مولوی جلال الدین صاحب شمس

۳۔ مرزا مبارک احمد صاحب

۴۔ مولوی ابو العطاء صاحب

۵۔ قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری

۶۔ ملک سیف الرحمٰن صاحب

۷۔ مولوی محمد احمد صاحب جلیل

۸۔ شیخ مبارک احمد صاحب

۹۔ سیّد میر داؤد احمد صاحب

۱۰۔ مرزا رفیع احمد صاحب

۱۱۔ مولوی تاج الدین صاحب

۱۲۔ مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب

۱۳۔ مولوی محمد صدیق صاحب

۱۴۔ مولوی نذیر احمد صاحب مبشّر

۱۵۔ مولوی غلام باری صاحب سیف

۱۶۔ مرزا طاہر احمد صاحب

۱۷۔ مولوی محمد احمد صاحب ثاقب

۱۸۔ مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ

۱۹۔ شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ

۲۰۔ شیخ محمد احمد صاحب ایڈووکیٹ

۲۱۔ مولوی عبد اللطیف صاحب بہاولپوری

۲۲۔ سیّد میر محمود احمد صاحب

۲۳۔ صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔اے

۲۴۔ مولوی محمد صادق صاحب

۲۵۔ ملک مبارک احمد صاحب

۲۶۔ شیخ عبد القادر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ لاہور

۲۷۔ مولوی محمد یار صاحب عارف سرگودہا

۲۸۔ ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب لاہور

ان کے علاوہ مندرجہ ذیل اس مجلس کے اعزازی رُکن ہوں گے:۔

۱۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب ۲۔ ڈاکٹر عبد السلام صاحب لندن ۳۔ چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ

اس مجلس کے صدر قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔اے۔ نائب صدر شیخ بشیر احمد صاحب اور مرزا عبد الحق صاحب اور سیکرٹری ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ ہوں گے۔ اس کے علاوہ مجلس کو یہ بھی اختیار ہوگا کہ وہ دوسرے ممالک کے صاحبِ علم احمدیوں کو مجلس کا اعزازی ممبر بنانے کیلئے میرے پاس سفارش کرے۔

دستخط
مرزا ناصر احمد
خلیفۃ المسیح الثالث
۶۶/۲/۹

ملائیشیا میں تبلیغِ اسلام

ملاقاتوں اور لٹریچر کی تقسیم کے ذریعہ پیغامِ حق پہنچانے کی مساعی

(مکرم مولوی بشارت احمد صاحب امروہی انچارج احمدیہ مسلم مشن سبا۔ ملائیشیا)

عرصہ زیرِ رپورٹ میں تبلیغِ اسلام کے مقدس فریضہ کو حسبِ ذیل طریق پر ادا کرنے کی سعی کی گئی۔

ملاقاتیں:۔

ایسے اصحاب سے جو تعلیمیافتہ تھے انکی رہائش گاہوں پر ملاقات کر کے پیغامِ حق پہنچایا گیا۔ قابلِ ذکر احباب حسبِ ذیل ہیں:۔

۱۔ مسٹر پیٹر چنگ ہیلتھ انسپکٹر۔ ان سے ان کی قیام گاہ پر ملاقات کی۔ مشن ہاؤس میں بھی ایک بار آئے۔ عیسائیت کے عقائد پر تفصیل سے گفتگو ہوئی۔ اور اس کے بطلان کو ان پر اچھی طرح واضح کیا گیا۔ گفتگو کے ان مواقع پر ان کے بعض دوست گھر کی مستورات اور دیگر افراد بھی موجود تھے۔

۲۔ مسٹر اسٹیفن چونگ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی اکونٹ برانچ کے ایک کلرک ہیں ان سے ریلوے سفر کے دوران بیزان کے آفس میں ملاقات کر کے عیسائی عقائد پر تفصیل سے گفتگو کی۔ اسی طرح توارن کے ایک سکول ٹیچر نے بھی عیسائیت اور اس کے مقابل اسلام کے عقائد پر تفصیلی گفتگو ہوئی۔

۳۔ ڈی۔ او آفس توارن کے ایک مسلمان کلرک مسٹر عبد اللہ کو ان کی قیام گاہ پر احمدیت کے متعلق تفصیل سے معلومات بہم پہنچائیں۔

۴۔ ایک معزز چینی مسٹر وانگ کوسی جو عیسائی ہیں انسانی پیدائش کی غرض اور مذہب کی ضرورت پر مفید معلومات بہم پہنچائیں۔

۵۔ کالج کے سینئر کیمبرج کے طالب علم کو مشن ہاؤس میں ملاقات کر کے عیسائی عقائد اور اس کے بطلان۔ اس کے مقابل اسلام اور اس کی برتری۔ مشن ہاؤس میں آنیوالے اور بطور مہمان قیام کرنے والے اصحاب کو بھی تبلیغ کی گئی۔

لابوان سے ایک مسلمان خاندان آیا جو تقریباً ایک ہفتہ مشن ہاؤس میں مقیم رہا۔ اس خاندان سے ملاقات کے لئے شہر کے دیگر لوگ بھی آتے رہے۔ احمدیت، اسلام اور عیسائیت کے عقائد پر گفتگو ہوئی۔ قرآنِ کریم۔ بائیبل وغیرہ کے حوالہ جات زیرِ بحث آئے۔

عیسائی تہذیب و تمدن سے متاثر مسلمان تعلیمیافتہ نوجوان وحید احمد کے اسلام۔ قرآن کریم اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر اعتراضات کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔ ان کی والدہ صاحبہ کو احمدیت کے متعلق تفصیلی معلومات بہم پہنچائیں۔

دوسری ایک پارٹی سنگاپور سے کاروباری لوگوں کی آئی ان میں ایک نوجوان سعید خاں اور دوسرے مسٹر طفیل تھے تعلیمیافتہ لوگ تھے۔ قیام تو اگرچہ ان کا ہوٹل میں تھا لیکن اپنے کام سے فارغ ہو کر اپنے قیام جیسلٹن کے دوران وہ باقاعدگی سے مشن ہاؤس آتے رہے۔ ان سے احمدی اور غیر احمدی میں فرق کے موضوع پر مسلسل کئی روز تک کئی کئی گھنٹہ سیر کن بحث رہی۔ بالآخر انہیں اس امر کا اعتراف کرنا پڑا کہ اس زمانہ میں جماعتِ احمدیہ کے سوا مسلمانوں کا کوئی ایک طبقہ بھی اسلام کی اشاعت کے لئے وہ جدوجہد نہیں کر رہا جس کا اسلام اور قرآنِ کریم تقاضا کرتا ہے اور جس جدوجہد کے نتیجہ میں اسلام کے ادیانِ باطلہ پر غلبہ کی امید کی جاسکتی ہے۔

سنڈاکن سے احمدی دوست ملاقات کے لئے آئے جنہوں نے چند روز قیام کر کے دینی مسائل پر معلومات حاصل کیں۔ ان کی ہمراہی میں بعض قرب و جوار کی جماعتوں کا دورہ بھی کیا۔ اور تربیت سے متعلق بعض امور طے کئے۔

تیسری صورت پیغامِ حق پہنچانے کی لٹریچر کی تقسیم تھی۔ چنانچہ بہت سے اصحاب کو مطالعہ کے لئے لٹریچر دیا۔ مشن ہاؤس میں قیام کے دوران بھی احباب مشن کی لائبریری سے کتب حاصل کر کے مطالعہ کرتے رہے۔

تبلیغ دورانِ سفر

عرصہ زیرِ رپورٹ میں تواران۔ رامایہ۔ پنمپنگ۔ بیفرٹ اور رلنکوغن کا سفر کیا گیا۔ دورانِ سفر سرکاری ملازمین اور سکول کے طلباء سے مذہبی عقائد پر گفتگو کر کے اسلام کی قبولیت کی دعوت دی جاتی رہی۔ ایسے بعض لوگوں سے

بعد میں بھی ملاقات کا سلسلہ جاری رہا۔

احباب جماعت سے ملاقات کے وقت تربیتی۔ تنظیمی اور تعلیمی پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی۔ احمدی بچوں کی تعلیم و تربیت سے متعلق والدین کو ہدایات دی گئیں۔ جماعتی امور میں اتحاد اور دیگر پہلوؤں پر جماعت میں تعاون کی روح پیدا کرنے کی تلقین کی گئی۔

انفرادی تبلیغ

شہر کے ایئرپورٹ اور بندرگاہ پر متعدد لوگوں سے ملاقات کرکے پیغام حق پہنچایا گیا۔

تبلیغ بذریعہ خط و کتابت

بعض دوستوں کی طرف سے بعض مسائل کے سمجھنے کے لئے خطوط آئے جن کے جوابات تحریر کئے۔ بعض تبلیغی خطوط لکھے گئے اور لٹریچر بھی مطالعہ کے لئے بھجوایا گیا۔

ایک رسالہ دی ایشیا میگزین میں شائع ہونے والے قابلِ اعتراض مضمون کی طرف اسکے ایڈیٹر کو بذریعہ تفصیلی خط توجہ دلائی۔ قابلِ اعتراض فقرات نوٹ کرکے ان کے جوابات بھی کسی حد تک تفصیل سے تحریر کئے گئے۔

احبابِ جماعت اس ملک میں اشاعتِ اسلام کے لئے بہتر سے بہتر راستوں کے کھلنے اور سعید روحوں کے حق کو جلد جلد قبول کرنے کے سامان پیدا ہونے کے لئے دعا کریں۔

خاکسار

بشارت احمد امروہی

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں

ضروری درخواست

(محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو ایسے صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکمل پتوں کی ضرورت ہے جو کپڑا بُننے کا کام کرتے ہوں۔ یا اگر اب انہوں نے عمر کے تقاضا کی وجہ سے یا اور کسی بناء پر یہ کام چھوڑ دیا ہو مگر ضرورت کے وقت تھوڑا بہت کپڑا بُن سکتے ہوں۔

خدام الاحمدیہ کے پاس اس غرض کے لئے سوت تیار ہے۔

مَیں جملہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے اپنے حلقے میں اس امر کا جائزہ لیں اور اگر ایسے دوست تیار ہوں تو وہ ان سے مل کر خاکسار کو مطلع کریں تا سوت وہاں بھجوا دیا جائے۔ اس کام میں صرف صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی حصہ لے سکتے ہیں۔

نیز ایسے احمدی احباب کے پتے بھی بھجوائیں جو اپنے طور پر کپڑا بُننے کا کام کرتے ہیں نیز یہ کہ وہ کس قسم کا کپڑا بُن سکتے ہیں۔

امید ہے متعلقہ احباب اس بارہ میں جلد تر مفصّل اطلاع دے کر ممنون فرمائیں گے۔ یہ کام جماعت کا ہی ہے اور نہایت اہم ہے اور نہایت بابرکت ہے۔

حیاتِ نَو!

اِک اور حیات ملی مرگِ صد حیات کے بعد
وہ آپ آ گئے۔ اپنی تجلّیات کے بعد

کھُلا یہ مجھ پہ بہت سے تفکّرات کے بعد
نہیں کسی کی حقیقت خدا کی ذات کے بعد

اُسی کی جلوہ نمائی ہے کل صفات کے ساتھ
ازل کے روز سے پہلے ابد کی رات کے بعد

نہ مطمئن ہو ابھی ضربِ جذبۂ محمود!
کچھ اور بُت ابھی باقی ہیں سومنات کے بعد

ہزار شمعیں فسردہ۔ ہزار پروانے
بدل گیا ہے جہاں تیرے التفات کے بعد

عبد السلام اختر ایم اے

دار الافتاء

ایک سوال اور اُس کا جواب

(از مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب ناظم دار الافتاء)

سوال:- مؤرخہ ۵۔ فروری ۶۶ء کے الفضل میں پردہ کے سوال سے متعلق دار الافتاء کی طرف سے جو جواب شائع کیا گیا ہے اس سے غلط فہمی پیدا ہو سکتی ہے کیونکہ اس جواب سے کوئی یہ جواز نکال سکتا ہے کہ پردہ خاوند کے تابع ہے اور وہ اگر چاہے تو اسلام کے اس حکم کو منسوخ کر سکتا ہے۔

جواب:- پردہ کا حکم قرآن کریم میں موجود ہے خاوند تو کیا کوئی بڑے سے بڑا عالم اور مذہبی پیشوا بھی اس حکم کو منسوخ نہیں کر سکتا اور نہ اس میں کوئی تبدیلی کر سکتا ہے پردہ کیا ہے عورت کا اپنے جسم کی زینت کو چھپانا سر پہ اوڑھنی اوڑھنا اور اوپر بڑی چادر (جلباب) لپیٹ لینا اور گھونگٹ نکالنا تاکہ جسم اور چہرہ غیر محرم مردوں کو نظر نہ آئے یہ ہے پردہ جس کا عمومی حکم ہے اور جس کی تاکید کی گئی ہے باقی جس جواب پر یہ سوال اُٹھایا گیا ہے اس میں دراصل الا ما ظھر منھا کے قرآنی استثناء کی وضاحت کی گئی تھی اور اس کا مفہوم صرف اس قدر تھا کہ جب دو بلاؤں کا سامنا ہو اور طلاق کے سوا کوئی چارہ باقی نہ رہے تو کس پہلو کو کس وقت اور کس حد تک اختیار کرنے کی گنجائش ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

تحریکِ صدقہ

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

اللہ تعالیٰ کے فضل اور احبابِ جماعت کے تعاون سے فضلِ عمر ہسپتال میں نادار اور غریب مریضوں کا علاج صدقات کی ان رقوم سے ہوتا ہے جو دوست بھجواتے رہتے ہیں اب ماہ جنوری کے اخراجات صدقہ کے بل ادا کرنے کے بعد اس میں کوئی رقم باقی نہیں رہی اور مجبوراً غریب مریضوں کا علاج آج سے بند کر دیا گیا ہے جو خاکسار کے لئے انتہائی تکلیف اور دکھ کا باعث ہے۔ احبابِ جماعت کے تعاون سے گزشتہ سات سال سے یہ صدقہ جاریہ شروع ہے مگر اب مجبوراً رقم نہ ہونے کی وجہ سے اس کو بند کرنا پڑا ہے۔ احباب جماعت صدقات تو دیتے رہتے ہیں اور جماعت میں صدقات دینے کا طریق اللہ تعالیٰ کے فضل سے مستقل حیثیت رکھتا ہے کیونکہ ہمارا رب فرماتا ہے کہ صدقات سے بلائیں ٹالی جاتی ہیں۔ پس خاکسار پھر اس اعلان کے ذریعہ احباب جماعت کی خدمت میں خاص طور پر درخواست کرتا ہے کہ آپ کے غریب و نادار بیمار بھائی آپ کی امداد کے مستحق ہیں آپ زیادہ سے زیادہ صدقات کی رقوم ان بھائیوں کے علاج کے لئے فضلِ عمر ہسپتال میں بھجوا کر اپنی اور اپنے اہل و عیال کی بلاؤں کو دُور کرنے کی کوشش فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرماوے۔

آمین ثم آمین

خاکسار مرزا منوّر احمد

چیف میڈیکل افیسر فضلِ عمر ہسپتال۔ ربوہ

حضرت بابو روشن دین صاحب سیالکوٹی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مکرم میاں محمد بشیر صاحب چغتائی ابن حضرت بابو روشن دین صاحب سیالکوٹی

میرے والد بزرگوار حضرت بابو روشن دین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اولین صحابہ میں سے تھے۔ آپ سیالکوٹ شہر کے رہنے والے تھے۔ آپ کے والد ماجد ٹھیکیدار تھے۔

بچپن کا زمانہ

زمانہ طفولیت میں آپ کے سر سے والد کا سایہ اُٹھ گیا تھا۔ بچپن ہی سے آپ کو نماز روزے کا نہ صرف شوق تھا بلکہ جوش تھا فرمایا کرتے تھے کہ میں آٹھ سال کا تھا کہ نماز تہجد شروع کی اور یہاں تک میں کہہ سکتا ہوں یہ نماز مجھ سے عملاً کبھی نہیں چھوٹی۔ آپ پر خدا تعالےٰ نے اپنے فضل سے بہت بڑا احسان یہ کیا کہ باپ کا سایہ اٹھ جانے کے تھوڑے ہی عرصہ بعد ایک عظیم المرتبت بزرگ یعنی حضرت مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ آپ کے سرپرست۔ مربی اور استاد مقرر ہوئے استاد شاگردی کا " باہمی تعلق اس قدر بڑھ گیا کہ اہالیان شہر سیالکوٹ سمجھنے لگے کہ یہ باپ بیٹا ہیں۔ جب حضرت مولوی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وفات پائی تو اس تعلق کو جانتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خاص طور پر بلا کر آپ کی پیٹھ پر دستِ شفقت رکھا اور فرمایا کہ مولوی صاحب کی وفات سے آپ کو بہت صدمہ ہوا ہے لیکن جب میں زندہ ہوں آپ سمجھیں کہ مولوی عبد الکریم زندہ ہیں۔ آپ فرماتے تھے کہ حضور کے ان مبارک الفاظ سے مجھے اس قدر تسلی ہوئی کہ میری ڈھارس بندھ گئی۔ آپ ہر وقت اپنے محسن مربی کی پاک صحبت میں رہا کرتے اور انہی کی نیک صحبت سے مستفیض ہوا کرتے۔

فرمایا کرتے تھے کہ حضرت مولوی صاحب جب سیر کے لئے گھر سے نکلا کرتے تو مجھے ساتھ لے لیتے اور گلستان بوستان اور دیگر فارسی کی کتابیں سبقاً سبقاً پڑھاتے غالباً یہی وجہ تھی کہ والد صاحب کو عربی فارسی سے خاص دلچسپی اور اُنس تھا اور اپنے آقا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فارسی منظوم کلام عاشقانہ رنگ میں خوش الحانی سے پڑھا کرتے۔ آپ والدین کے نہایت فرمانبردار اور اطاعت گذار تھے فرمایا کہ ایک روز میں اپنے ہمجولیوں کے ساتھ کھیلنے میں ایسا مصروف ہوا کہ مغرب کے بعد تک گھر سے باہر رہا جب گھر آیا تو والد بزرگوار نے نہایت پیار و محبت سے کہا روشن دین نیک بچے شام کے بعد گھر سے باہر نہیں رہا کرتے چنانچہ اس دن سے مغرب کے بعد میں گھر سے کبھی بھی باہر نہیں رہا۔ آپ کو خدا تعالےٰ نے بچپن ہی میں نیکی اور پاکیزگی سے نوازا تھا

ملازمت کا آغاز اور قبول احمدیت

والد کی وفات کے بعد کندھوں پر بوجھ پڑ جانے کی وجہ سے خیال آیا کہ ملازمت اختیار کی جائے ایک دن اپنے دو دوستوں کے ہمراہ اپنے محسن مربی حضرت مولوی عبد الکریم صاحب کی اجازت اور اطلاع کے بغیر تلاشِ روزگار کے لئے نکل گئے۔ طبیعت میں شرم و حیا کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی جب کسی افسر سے انٹرویو کا موقع آتا تو اپنے ہمراہیوں کو آگے کرتے مگر کامیابی نہ ہوتی۔ دوسرے دو ساتھیوں نے باہمی سمجھوتہ کر کے فیصلہ کیا کہ اب کوئی موقع آیا تو اسے آگے کریں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جب پھر ان کو بلایا گیا تو ساتھیوں نے ان کو آگے کیا یہ بادل نخواستہ شرماتے اور جھجکتے سامنے ہوئے۔ افسر انگریز تھے۔ خدا تعالےٰ نے کامیابی عطا کی۔ تینوں کو مختلف اسٹیشنوں پر متعین کیا گیا۔ والد صاحب کو ڈنڈوت جہاں کوئلہ نکلتا تھا اور شدت کی گرمی پڑتی تھی بھیجا گیا پانی کی کمی تھی۔ ہفتہ میں صرف ایک ٹینکی آتی تھی جو حصہ رسدی سارے سٹاف میں تقسیم ہو جاتی تھی۔ سخت تکلیف تھی اس تکلیف سے سخت پریشان ہوتے۔ آپ کو یہ احساس بھی بہت ستاتا تھا کہ میں حضرت مولوی صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی بغیر اجازت آیا ہوا ہوں وہ مجھ سے بہت ناراض ہوں گے شاید اسی کی سزا مل رہی ہے وہ میرا ہر طرح سے خیال رکھتے تھے میری ہر تکلیف رفع کرتے تھے میں ان کو کیا منہ دکھاؤں گا۔ کس طرح اپنی تکلیف کا اظہار کروں آخر جرأت کی اور عریضہ ارسال خدمت کر دیا۔ جس میں ندامت کا اظہار کرتے ہوئے نہایت عاجزی سے معافی مانگی اور سب پیش آمدہ واقعات سے آگاہ کیا اور یہ بھی تحریر کیا کہ اس جگہ پانی کی بہت تکلیف ہے پانی گرم ہوتا ہے گرمی بھی بہت پڑتی ہے پیاس بجھتی نہیں حضرت مولوی صاحب نے اُس خط کا جواب دیا جو محبت و شفقت سے بھرا ہوا تھا۔ اس میں آپ نے نہایت شفیق باپ کی طرح ہمدردی کا اظہار کیا اور نصائح بھی فرمائیں اور ساتھ ہی یہ بھی لکھا کہ گھبرانا نہیں اللہ تعالےٰ آپ کی پیاس جلد بجھا دے گا والد صاحب فرماتے ہیں جواب کو آئے ابھی چند دن ہی گذرے تھے کہ میرا اسٹیشن ماسٹر جو ہندو آریہ تھا ایک روز مجھے کہنے لگا کہ روشن دین آؤ میں تم کو آج شہر لے جاؤں۔ میں نے کہا چلیئے۔ شہر کا چکر لگانے کے بعد کہنے لگا کہ تم یہاں ٹھہرو میں آریہ سماج سے ہو آؤں وہ چلا گیا تھوڑی دیر بعد جب آیا تو ہاتھ میں ایک اشتہار یا رسالہ تھا جو مجھے دے کر کہنے لگا کہ بٹالہ ضلع گورداسپور میں ایک شخص مرزا غلام احمد (علیہ السلام) نے مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہے تم نے سنا ہے۔ میں نے کہا مجھے تو معلوم نہیں آپ یہ اشتہار مجھے دے دیں اس نے اشتہار یا رسالہ مجھے دیدیا اور میں نے کوارٹر میں پہنچ کر حضرت مولوی صاحب کی خدمت میں عریضہ تحریر کر کے ارسال کر دیا اور ساتھ ہی یہ اشتہار بھی بھیجدیا۔ ان کا جواب آیا کہ یہ درست ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے جو نہایت متقی۔ پرہیزگار انسان ہیں دعوےٰ کیا ہے۔ مولوی نور الدین صاحب جیسے نیک اور علامہ نے ان کو راستباز اور اپنے دعوے میں سچا پا کر بیعت کر لی ہے اور میں نے بھی بیعت کر لی ہے لہذا آپ بھی فوراً بذریعہ خط بیعت کر لیں۔ چنانچہ میں نے بھی حضرت اقدس علیہ السلام کی خدمت میں بیعت کا خط لکھدیا اور اُس عظیم الشان برگزیدہ انسان کے قدموں پر گر گیا۔ آپ فرماتے اس کے بعد کوئی تکلیف محسوس نہ ہوئی۔ اطمینان اور سکون میسر آیا ہر وقت خدا تعالیٰ کی رضا پر خوش رہتا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

مکرم شیخ عبد القادر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ لاہور اپنی تصنیف حیات نور کے صفحہ ۱۵۲ پر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی بیعت کی تاریخ ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء لکھتے ہیں اور صفحہ ۱۵۵ پر تحریر کیا ہے کہ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی تحریک پر ابتدائی ایام میں ہی بیعت کر لی تھی کہ حضرت والد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی آپ کے بعد مگر قریب وقت میں ہی بیعت کر لی تھی۔

آپ کو باغ لگانے کا بہت شوق تھا۔ چنانچہ جس اسٹیشن پر تبدیل ہو کر جاتے اپنے کوارٹر کے پاس یا ارد گرد باغ لگواتے جس میں انواع و اقسام کے پھلدار درخت۔ سبزیات اور پھولوں کے پودے لگواتے سڑکیں بنواتے اور نماز با جماعت ادا کرنے کے لئے اور قرآن کریم کا درس دینے کے لئے چبوترا بنواتے۔ جب پھل مثلاً کیلا، انگور وغیرہ پک جاتے۔ تو اتار کر سارے سٹاف اور دیگر احباب شہر کو تقسیم کرتے۔ لالہ موسیٰ جیرا آباد۔ اٹک۔ مردان۔ پشاور۔ مارٹی انڈس پیٹی۔ بٹالہ وغیرہ اسٹیشنوں پر آپ کی یہ یادگاریں مدت تک قائم رہیں۔ ان باغوں کے سبب سالانہ انسپکشن کے موقع پر آپ کے اسٹیشن کو اول پوزیشن حاصل ہوتی۔ اس ضمن میں بٹالہ اسٹیشن کے باغ کا ایک واقعہ عرض کر دینا مناسب ہوگا۔ بٹالہ اسٹیشن پر جو باغ لگایا اس میں ایک بہت پرانا آم کا درخت تھا۔ جس کو کئی سالوں سے پھل نہیں لگتا تھا۔ حسب عادت اس باغ میں بھی باقاعدہ نماز کی جگہ بنائی۔ جہاں درس قرآن کریم اور نماز با جماعت ادا کی جاتی۔ علمائے سلسلہ و دیگر احمدی احباب قادیان سے باہر جانے وقت یا باہر سے قادیان آنے وقت اسجگہ نمازیں ادا کرتے اور درس دیتے اور سنتے۔ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اور اہل بیت نے بھی اپنی برکتوں سے اسکو بابرکت کیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پہلے ہی سال اس درخت کو بے شمار پھل لگا۔ باغ کا مالی جو قریباً اسّی سال کے لگ بھگ تھا حیران تھا۔ شہر میں دھوم مچ گئی کثرت سے لوگ دیکھنے آتے اور سب کہتے کہ بابو صاحب کی برکت ہے مگر آپ فرماتے ہیں یہ نمازوں کی برکت ہے قرآن کریم کی برکت ہے۔ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین کی برکت ہے اور علمائے سلسلہ کی برکت ہے کہ خدا تعالےٰ نے فضل کیا دو سال حضرت والد صاحب بٹالہ رہے دو سال ہی پھل لگتے رہے۔ تیسرے سال جب آپ وہاں سے تبدیل ہو کر گوجرانوالہ آگئے آپ کی جگہ ہندو اسٹیشن ماسٹر بٹالہ چلا گیا اس نے اس باغ میں اپنی بھینسیں بھجوانی شروع کر دیں۔ اس سال اس درخت نے پھل نہ دیا اور بعد میں باغ کی بھی وہ حالت نہ رہی۔

(باقی)

اعلان گمشدہ

میرا پن کسی دوست نے ڈاک خانہ کے پاس لکھنے کے لئے لیا تھا۔ لیکن وہ دوست بھول کر لے گئے ہیں۔ ازراہ کرم جس دوست نے لیا ہو وہ مہربانی فرما کر مجھے پہنچا دیں۔

(راجہ نواب علی صاحب
دفتر صدر۔ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میں سخت مشکلات مصائب اور پریشانیوں میں مبتلا ہوں۔ احباب سے درد مندانہ دعا کی درخواست ہے۔ احمد علی صادق معلم عربی ڈی بی سی۔ ہائی سکول للیانی ضلع لاہور

۲۔ میری والدہ صاحبہ کچھ عرصہ سے پریشانی میں مبتلا ہیں۔ نیز ان کی صحت خراب ہے۔ جسمانی طاقت کم ہوتی جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے ہم سب فکر مند ہیں احباب سے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

(ملک طاہر احمد گجرات دار الرحمت ڈیلورو دبگرات)

۳۔ میری والدہ صاحبہ جا مشورہ ہسپتال میں داخل ہیں حالت تشویشناک ہے۔ نیز چھوٹے بھائی ملک سعید احمد کا حیدر آباد میں جیپ ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔ جا مشورہ ہسپتال [illegible]

دار الضیافت ربوہ میں موصول ہونیوالی رقوم

مندرجہ ذیل احباب جماعت کی طرف سے ماہ دسمبر ۔ جنوری میں مندرجہ ذیل رقوم صدقات فدیہ و عطیہ جات موصول ہوئی ہیں ۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء ۔
اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو قبول فرمائے ۔ اور ان سب پر اپنا فضل فرمائے اور ہر شر و بلا سے محفوظ رکھتے ہوئے ہر آن ان کا حافظ و ناصر ہو (افسر لنگر خانہ ربوہ)

(۲)

مرزا عبد الرحمٰن صاحب حسب تفصیل	کراچی	صدقہ	۲۳ — ..
محاسب جماعت احمدیہ	راولپنڈی	صدقہ	۵۰۰ — ..
از طرف والدہ صاحبہ عبد الحمید صاحب پراچہ	سرگودہا	صدقہ	۵۰ — ..
غلام احمد صاحب سیکرٹری مال	رسالپور	صدقہ	۱ — ..
بابو محمد عالم صاحب سیکرٹری مال	سرگودہا شہر	صدقہ	۱۵ — ..
شیخ محمد صدیق صاحب احمدی گھی والے	نبولہ ضلع منٹگمری	صدقہ	۳ — ..
شیخ محمد یوسف سیکرٹری مال	دائل پور شہر	صدقہ	۱ — ..
عنایت اللہ صاحب صابر	دار البرکات ربوہ	صدقہ	۱ — ..
قریشی عبد الرحمٰن سیکرٹری مال	بنگلہ ۲۵ منزل گاہ سکھر	صدقہ	۱۸ — ..
ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب ڈپٹی میڈیکل سپرنٹنڈنٹ جنرل ہسپتال فیروز پور روڈ بذریعہ بذریعہ صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب	فیروز پور روڈ	صدقہ	۲۵ — ..
عبد الرحیم چارج مین ریلوے ورکشاپ	جہلم	صدقہ	۳ — ..
محاسب پنشنران منجانب محمد ظہور الدین اکمل		صدقہ	. — ۲۵
غلام احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ	بنوں سٹی	صدقہ	۵ — ..
حاکم علی سیکرٹری مال	حال اوکاڑہ شہر ضلع منٹگمری	صدقہ	۱ — ..
پیر مبارک احمد صاحب	موں لائٹ سٹور ربوہ	صدقہ	۵ — ..
مرزا عبد الرحمان صاحب محاسب منجانب خان صفدر علی خان صاحب	کراچی	صدقہ	۳ — ..
مکرم محمد احمد خان صاحب محاسب	جماعت احمدیہ راولپنڈی	صدقہ	۱ — ..
خان محمد صاحب چک 9/11-B P.O خاص براستہ قائد آباد ضلع سرگودہا		صدقہ	.. — ۷/۴
مرزا عبد الرحمٰن صاحب محاسب	جماعت احمدیہ کراچی	صدقہ	۵ — ..
نصیر اختر صاحب 22/B گلبرگ	لاہور	صدقہ	۲۵ — ..
محمد اسلم صاحب چک ۶۵ ضلع لائل پور		صدقہ	۵ — ..
بریگیڈیر محمد اقبال صاحب بذریعہ ماسٹر اللہ بخش صاحب ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر مکان 0/100 چاچھی محلہ راولپنڈی		صدقہ ثانیہ	۴۰ — ..
مجیدہ بیگم صاحبہ	شاہ نواز لمیٹڈ کراچی	صدقہ	۵۰ — ..
محمد افضل صاحب صابر	تہران	صدقہ	۳۵ — ..
عبد الکریم صاحب بمبر مرچنٹ	سرگودہا	صدقہ	۵۰ — ..
چوہدری عطاء اللہ صاحب ایم اے تعلیم الاسلام کالج ربوہ		صدقہ	۲۵ — ..
اُمِّ مظفر صاحبہ معرفت محمد یوسف صاحب 2/8/6 ناظم آباد کراچی نمبر ۱		صدقہ	۴۰
محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ میجر بشیر احمد صاحب سرگودہا بدست پروفیسر حمید اللہ صاحب ربوہ		صدقہ	۵۰
محترمہ شریفہ بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری نذیر احمد صاحب دار الصدر ربوہ		صدقہ	۳۵ — ..
رسول بی بی صاحبہ بذریعہ حکیم نواب احمد خان صاحب سکنہ کوٹلی امین آباد ضلع گجرانوالہ		صدقہ	۳۵ — ..
مسٹر سی ۔ ایس ۔ خان	امین آباد ضلع گوجرانوالہ	صدقہ	۳۵ — ..
میاں رفیق احمد صاحب بدرت محمد صدیق صاحب	کھانا غرباء		۳۰ — ..
مکرم کیپٹن نذیر احمد صاحب دار الصدر	ربوہ	صدقہ بکرا	۳۵ — ..
لفٹننٹ کمانڈر منظور الحق صاحب بذریعہ مولوی محمد سعید صاحب انصاری کوارٹرز تحریک جدید		صدقہ	۳۵ — ..
چوہدری مبارک احمد صاحب ایس اے ۔ ایس دار الصدر ربوہ		"	۱۰ — ..

امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد فیروز صاحب دار الصدر غربی ربوہ		صدقہ	۴ — ..
خلیفہ عبد المنان صاحب انجینئر	لاہور	صدقہ	۴۰ — ..
عبد الہادی صاحب چک ۲۱۳ کوالیہ ضلع لائلپور		صدقہ	۱ — ..
مکرم نیاز احمد صاحب	ناظم آباد کراچی	صدقہ	۴۰ — ..
صادقہ فرحت صاحبہ بیگم ہدایت اللہ صاحب شہر گجرات نیشنل بنک آف پاکستان		صدقہ	۳۰ — —
محمد نعیم صاحب c/o چوہدری محمد شریف صاحب کینال حال منٹگمری		صدقہ	۴۰ — —
نواب زادہ محمد امین صاحب مکان ۵۹۸ ملتیاں محلہ بنوں		صدقہ	۱۰ — ..
مفتی حامد حسین صاحب	پشاور یونیورسٹی پشاور	صدقہ	۵۰ — ..
ملک عبد الرب صاحب	ربوہ	صدقہ	۵ — ..
سرداراں صاحبہ بذریعہ صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب	ربوہ	صدقہ	۲۰ — ..
محترمہ مجیدہ شاہ نواز خاں صاحب	شاہ نواز لمیٹڈ	صدقہ	۵۰ — ..
مکرم عبد الحمید صاحب بذریعہ محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر ربوہ	لاہور	صدقہ	۵۰ — ..
مسز شمیم لطیف صاحبہ	وارسک (ضلع پشاور)	صدقہ	۳۰ — ..
چوہدری عبد الرحمان صاحب	ملتان کلاتھ ہاؤس ملتان	صدقہ	۲۵ — ..
محمد شریف صاحب	سیالکوٹ	صدقہ	۵ — ..
چوہدری شاہ نواز خان صاحب	کراچی	صدقہ	۱۰۰ — ..

(باقی)

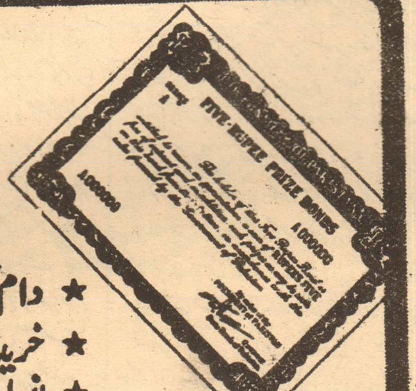

★ دام کم
★ خریدنا آسان
★ انعامات بڑے

مگر وقت
تھوڑا ہے

ہمارا کام صرف یاد دہانی ہے
عمل آپ کیجئے

۱۵ فروری سے پہلے اپنے
پانچ روپے کے بونڈ خریدیئے

تاکہ ۱۵ مارچ ۱۹۶۶ء کی قرعہ اندازی میں شریک ہو سکیں

ہر سلسلہ پر ۱۰ ہزار روپے سے ۲۵ روپے کی مالیت تک
۵۰ ہزار روپے کے دوسو ایک نقد انعامات

انعامی بونڈ
بچت کیجئے
وطن کی ترقی اور حفاظت کے لئے

منظور شدہ بینکوں اور ڈاکخانوں سے مل سکتے ہیں

PRESTIGE

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :-

۱۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مثل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۱۰۲

میں محمد اسلم ولد علی محمد صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۵/۹ جیک لائنز ڈاک خانہ کراچی نمبر ۳ ضلع کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۱۱/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ ۱۳۵/۰۰ روپے ملتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ فقط ۱۹۔ نومبر ۱۹۶۵ء۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد :- محمد اسلم بقلم خود

گواہ شد :- شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

گواہ شد :- سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا حال کراچی ۱۹/۱۱/۶۵

مسل نمبر ۱۸۱۰۳

میں زینب صدیقہ زوجہ محمد غیاث صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲/۲ ۴ سلطان آباد ڈاک خانہ کوئینز روڈ کراچی ۳ ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱۰/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے (۱) میرا حق مہر بذمہ خاوند دو صد روپیہ ہے (۲) زیور تفصیل ذیل ہے (۱) کانٹے ایک جوڑی وزنی ۳/۴ تولہ (۲) انگوٹھیاں طلائی دو عدد وزن ۳/۴ تولہ جملہ وزن ۱ ۱/۲ تولہ قیمت ۱۵۶/- روپے ہے اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں ہے میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد میں کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس وقت میری کوئی آمد نہیں ہے اگر کسی وقت کوئی آمد کا ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی میرے ذمہ ہوگی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے فقط ۲۹/۱۰ اکتوبر ۱۹۶۵ء۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ :- زینب صدیقہ

گواہ شد :- محمد غیاث خاوند موصیہ

گواہ شد :- رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مسل نمبر ۱۸۱۰۴

میں شیخ حبیب اللہ ولد شیخ رحمت اللہ صاحب قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۵۹ دہلی کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی ڈاک خانہ کراچی ۵ ضلع کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱۲/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں تعلیم حاصل کر رہا ہوں۔ مجھے میرے والد صاحب بزرگوار کی طرف سے مبلغ یک صد روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ فقط ۹ دسمبر ۱۹۶۵ء۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد :- شیخ حبیب اللہ۔

گواہ شد :- وسیم احمد خلیل ولد سردار احمد صاحب نائب سیکرٹری وصایا جنوبی ڈویژن جماعت احمدیہ کراچی۔

گواہ شد :- شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مسل نمبر ۱۸۱۰۵

میں بشریٰ بیگم زوجہ محمد ابراہیم صاحب قوم گوندل پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱/۴ نیول کالونی ڈاک خانہ کراچی ۱۳ ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۱۲/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔

۱۔ میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ پانچ صد روپے ہے۔ (ب) میرا زیور تفصیل ذیل ہے

(۱) کانٹے طلائی ایک جوڑی وزنی ۱ تولہ

(۲) چوڑیاں طلائی دو عدد وزنی ۳ تولہ

(۳) انگوٹھی طلائی ایک عدد وزنی ۳ ماشے

جملہ وزن ۴ ۱/۴ تولے

قیمت ۵۲۵ روپے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد (حق مہر و زیورات) کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس وقت میری کوئی آمد نہیں اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی ادائیگی میرے ذمہ ہوگی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی میری یہ وصیت تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ فقط ۱۲ دسمبر ۱۹۶۵ء۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ :- بشریٰ بیگم بقلم خود

گواہ شد :- ملک محمد اشرف نائب سیکرٹری وصایا غربی ڈویژن جماعت احمدیہ کراچی

گواہ شد :- شیخ رفیع الدین احمد۔ مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مسل نمبر ۱۸۱۰۶

میں ڈاکٹر سید ضیاء الحسن ولد سید ظہور الحسن صاحب مرحوم موصی قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۴۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۰ آرٹلری روڈ ڈاک خانہ پشاور ضلع پشاور۔ حال وارد ۸ طارق روڈ حیدرآباد۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۱/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری غیر منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ الف۔ بنگلہ نمبر ۶-۶۵ واقعہ پشاور یونیورسٹی ٹاؤن مالیتی ۷۵۰۰۰/- روپے۔ (ب) مکان واقعہ منڈی بیری پشاور شہر مشترک بہ ہمشیرہ سعیدہ فاطمہ بیگم ابوالخیر صاحب مالیت تقریباً ۲۵۰۰۰ روپے اس کے علاوہ مندرجہ ذیل منقولہ جائیداد ہے (۳) حصص پریمیر شوگر مل مردان ۵۴۰۰/-

" فرنٹیئر شوگر مل مردان ۳۷۴۰/-

" نیشنل بنک پاکستان ۸۰۰/-

" نیشنل شپنگ کارپوریشن ۳۰۰۰/-

(ج) میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو سولہ صد روپے ماہوار ہے۔

میں اس تمام جائیداد اور ماہوار آمد کی دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ کرتا ہوں۔ نیز میری وفات پر اگر اس کے علاوہ کوئی جائیداد ثابت ہو اسکی جس کی وصیت میں نے نہ کی ہو تو اس کی ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

مندرجہ بالا جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے علاوہ کوئی اور جائیداد خداوند تعالیٰ کے فضل و کرم سے پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی

العبد :- سید ضیاء الحسن ۱۸ طارق روڈ حیدرآباد مغربی پاکستان

مورخہ ۲ نومبر ۱۹۶۵ء

گواہ شد :- غلام احمد فرخ مربی حیدرآباد

گواہ شد :- قدرت اللہ سنوری۔

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق

مینیجر

الفضل

سے خط و کتابت کیا کریں

ترقی کا ایک ہی گُر ہے کہ انسان پورا مسلم بنے

اسلام کے تمام احکام پر عمل کرنے کی کوشش کرو کسی حکم کو بھی حقیر نہ سمجھو

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ترقی کے ایک نہایت ہی اہم گُر پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"دعا کے ساتھ اخلاص کا حصہ بھی ضروری ہے۔ دو آدمی ایک ہی کھانا کھاتے ہیں۔ ایک موٹا ہو جاتا ہے۔ دوسرا دبلا ہی رہتا ہے تو ہمیشہ لفظوں کو ہی نہیں دیکھا کرتے بلکہ اس کے اخلاص۔ ایمان اور اندرونی حالت کو بھی دیکھتے ہیں۔ جب پانی برستا ہے تو ایک درخت کڑواہٹ میں بڑھ جاتا ہے۔ دوسرا شیرینی میں تیسرا کھٹاس میں۔ حالانکہ ایک ہی پانی ہوتا ہے۔ سیب کا درخت جو کم میٹھا ہے وہ کم ہی میٹھا ہے جو زیادہ میٹھا ہے وہ اور زیادہ شیریں ہو جاتا ہے حضرت ابوبکرؓ نے اپنے کمال کے مطابق فائدہ اٹھایا۔ حضرت عمرؓ نے اپنے اخلاص کے مطابق۔ چونکہ حضرت ابوبکرؓ والا اخلاص حضرت عمرؓ میں نہ تھا۔ اگرچہ ان کا اخلاص بھی نہایت اعلیٰ تھا۔ اس لئے مدارج میں تفاوت ہوا۔ پس یہ دعا اھدنا الصراط المستقیم جو خدا تعالیٰ نے سکھائی ہے۔ مختلف لوگوں نے مختلف نتائج اس سے حاصل کئے ہیں اور اپنے اپنے مدارج کے ماتحت ہر انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

میں اب وہ اصل بتاتا ہوں کہ جس سے ہر شخص اس دعا سے فائدہ اٹھا سکتا ہے جتنے شریعت کے احکام ہیں۔ ان کا بڑا یا چھوٹا ہونا انسان کی اپنی حیثیت پر ہوتا ہے۔ اصل بات اسلام کی یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار ہو۔ اسی لئے ہمارا نام مسلم رکھا گیا ہے مصلی نہیں رکھا گیا نہ موحد حالانکہ توحید سب سے بڑا عقیدہ اور صلوٰۃ سب سے بڑی عبادت ہے۔ ہمارا نام حاجی بھی نہیں رکھا اور نہ ہی خیراتی یا صدقہ دینے والا رکھا ہے ہدایت پر چلنے والے کا نام مسلم ہے اس لئے اھدنا الصراط المستقیم کے معنی ہیں ہم کو اسلام دے یعنی فرمانبرداری کا راستہ مگر یہ ملتا درجہ کے مطابق ہی ہے۔ ایک اسلام حضرت ابراہیمؑ کا بھی تھا کہ جب ان کو ان کے رب نے کہا اسلم تو انہوں نے کہا اسلمت لرب العلمین۔ اس کا نتیجہ نبوت تھا۔ ایک اسلام وہ تھا جو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا تھا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ خاتم الانبیاء بن گئے۔ اب آپ کی شریعت قیامت تک چلے گی۔ ایک شوشہ بھی اس کا کوئی بدل نہیں سکتا۔ اور آپ کی اتباع کے بغیر اب کوئی کچھ حاصل نہیں کر سکتا۔ یہ درجہ آپ کو بھی فرمانبرداری سے ملا۔ ایسی فرمانبرداری کہ کسی اور نے ویسی نہ کی تھی۔ ویسا ہی فیض بھی پہنچا۔ پس سیدھے راستے کا نام اسلام ہے یعنی فرمانبرداری اور جیسی جیسی فرمانبرداری ہو گی ویسے ویسے نتائج ہوں گے حسب اخلاص کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ نے فرمانبرداری کی اس کے مطابق آپ صدیق تھے۔ پھر جس اخلاص کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمانبرداری کی اس کے مطابق آپ کو اللہ تعالیٰ نے امتی نبی کا درجہ دیا۔ سو اپنے اپنے اخلاص کے مطابق درجے ملتے ہیں۔

اخلاص عقائد میں بھی ہوتا ہے اور اعمال میں بھی جتنی ترقی کوئی اس میں کرتا ہے اتنی ہی ترقی مدارج میں ہوتی ہے۔ اسلام محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوہریرہؓ کا ایک ہی تھا۔ فرق صرف اعلیٰ اور ادنیٰ کا تھا۔ پس ایک ہی گر ترقی کا ہے اور وہ یہ کہ انسان پورا مسلم بنے۔ کوئی خاص حکم مان کر انسان کو نجات نہیں مل سکتی بلکہ سب حکموں کو مان کر ملتی ہے نہ صرف نماز پڑھ کر نہ صرف روزہ رکھ کر اور نہ صرف حج کر کے نجات حاصل ہو سکتی ہے اگر کوئی شریعت کے کسی حکم کو نہیں مانتا یا اس کو ترک کرتا ہے یا حقیر جانتا ہے تو وہ مسلمان نہیں رہتا۔ جب تک تمام احکام کا ادب نہ کرے اور کسی ایک حکم کی بھی حقارت نہ کرے۔ اس وقت تک وہ مسلم نہیں ہے۔ حکم کوئی بھی چھوٹا بڑا نہیں ہے۔ جس حکم کو وہ چھوٹا سمجھ کر اس کی حقارت کرتا ہے وہی اس کے لئے بڑا ہے "

(الفضل ۲۷ مارچ ۱۹۶۳ء)

تعلیم الاسلام کالج کا آٹھواں کل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ اپنی روایتی شان کے ساتھ شروع ہو گیا

ملک بھر کی نامور ٹیموں کی شرکت، افتتاح ریلوے ٹیم کے کپتان سید جاوید حسن نے کیا

ربوہ ۱۱ فروری ۱۹۶۶ء۔ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے آٹھویں کل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ کے افتتاح کی سادہ پر وقار تقریب کل صبح ۹½ بجے عمل میں آئی۔ انتہائی خوشگوار موسم نے تقریب کی سادگی پر سونے پر سہاگہ کا کام کیا۔ باہر سے ملک کی نامور ٹیمیں اس ٹورنامنٹ میں شرکت کی غرض سے گزشتہ رات ہی ربوہ پہنچ گئی تھیں۔ صبح ۹ بجے تمام ٹیمیں میدان عمل میں ایک خاص ترتیب کے ساتھ کھڑی ہو گئیں۔ ۹½ بجے گزشتہ سال کی چیمپئن ٹیم کے چاق چوبند کپتان سید جاوید حسن اپنی مخصوص مسکراہٹ کے ساتھ پنڈال میں تشریف لائے اور حاضرین نے ان کا پر جوش خیر مقدم کیا۔ محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج نے آگے بڑھ کر مہمان خصوصی کا استقبال کیا۔ سید جاوید حسن نے اسٹیج پر کھڑے ہو کر ٹیموں کی سلامی لی۔ سلامی کے بعد تقریب افتتاح کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جو مکرم محمد احمد صاحب انور حیدر آبادی نے کی۔ تلاوت کے بعد پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب نے مہمان خصوصی سے افتتاح کرنے کی درخواست کی۔ سید جاوید حسن نے آگے بڑھ کر کہا "میں آٹھویں کل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ کا افتتاح کرتا ہوں"۔ افتتاح کے بعد پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج نے سیکرٹری ٹورنامنٹ کمیٹی کی درخواست پر لوائے پاکستان لہرانے کی رسم ادا کی اس دوران آنریری الصوت پر تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء نے قومی ترانہ سنایا۔ حاضرین ترانہ کے اختتام تک احتراماً ایستادہ رہے۔ بعد ازاں پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے ہنگامی حالات کے باوجود ٹورنامنٹ میں نامور ٹیموں کی شرکت پر مسرت کا اظہار کیا۔ جب چوہدری صاحب نے اس امر کا اعلان کیا کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس ٹورنامنٹ کو اپنے نام سے منسوب کرنا منظور فرمایا ہے تو حاضرین نے بڑی مسرت کا اظہار کیا وہ کھلاڑی جو گزشتہ کئی سالوں سے مسلسل اس ٹورنامنٹ میں شرکت کر رہے ہیں اس بات سے خصوصاً بہت خوش ہوئے۔ اگرچہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنفسہٖ نفیس اس تقریب میں شریک نہ تھے۔ حضور ایدہ اللہ کی یاد ہر کہ ومہ کے ذہن پر نقش تھی۔ ۱۰ بجے ٹورنامنٹ کا پہلا میچ شروع ہوا۔ یہ میچ ٹی آئی کالج اولڈ بوائز کلب اور ہیلے کالج اولڈ بوائز کلب کے درمیان تھا۔ محترم پرنسپل صاحب نے بال پھینک کر کھیل کا آغاز کیا پہلا میچ ہی اتنا دلچسپ اور شاندار تھا کہ ذرا سی دیر میں تمام حاضرین جوش و خروش سے بھر گئے۔ ٹی آئی کالج کلب کی طرف سے لطیف، خالد تاج، عبداللطیف، سراج مجید اور آصف حیات نے حصہ لیا سب کھلاڑیوں کا کھیل اتنا معیاری تھا کہ یہ فیصلہ کرنا کہ کون اچھا کھیلا بڑا مشکل تھا ہیلے کالج کی ٹیم بھی خوب کھیلی ہیلے کالج کے اسماعیل اور ناظر نے بہت اچھے کھیل کا مظاہرہ کیا۔ ٹی آئی کالج کلب نے مخالف کلب سے پچیس نمبر سے بھی زیادہ پوائنٹ سکور کر کے یہ میچ جیت لیا۔ سارے دن کے دوران کل گیارہ میچ کھیلے گئے بارش شروع ہو جانے کی وجہ سے چار میچ جو لاٹھ کارمیں شامل تھے کھیلے نہ جا سکے۔

ملک کی درج ذیل نامور ٹیمیں اس ٹورنامنٹ میں شرکت کر رہی ہیں۔ کلب سیکشن میں پاکستان ریلوے براورز، لاہور "سینٹ پال کلب راولپنڈی۔ ڈائی ایم آر سی لائل پور۔ ہیلے کالج اولڈ بوائز کلب لاہور۔ ٹی آئی کالج اولڈ بوائز کلب، فضل عمر کلب ربوہ فرینڈز کلب ربوہ ، انور اٹل کلب ربوہ، ڈان کلب ربوہ۔ اور یونیک کلب ربوہ کی ٹیمیں حصہ لے رہی ہیں۔ کالج سیکشن میں گورنمنٹ کالج لاہور ٹی آئی کالج گھٹیالیاں، دیال سنگھ کالج لاہور، زراعتی یونیورسٹی لائل پور، اور ٹی آئی کالج ربوہ اور سکول سیکشن میں وحدت کالونی سکول لاہور پی اے ایف پبلک سکول سرگودھا اور تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی ٹیمیں حصہ لے رہی ہیں۔ یہ ٹورنامنٹ حسب سابق لیگ سسٹم پر کھیلا جا رہا ہے۔ نتائج درج ذیل ہیں:-

۱۔ ٹی آئی کالج اولڈ بوائز کلب ہیلے کالج اولڈ بوائز کلب سے جیت گئی۔ (۲) براورز نے یونیک کلب پر فوقیت حاصل کی (۳) ریلوے نے ڈائی ایم آر سی لائل پور پر (۴) ڈان نے اٹل کلب پر (۵) سینٹ پال راولپنڈی نے فرینڈز ربوہ پر (۶) زراعتی یونیورسٹی نے فضل عمر کلب پر (۷) ٹی آئی اولڈ بوائز کلب نے فرینڈز پر (۸) براورز نے ہیلے کلب پر (۹) ڈائی ایم آر سی نے اٹل ربوہ پر (۱۰) گورنمنٹ کالج لاہور نے ٹی آئی کالج گھٹیالیاں پر اور (۱۱) پی اے ایف سکول سرگودہا نے ٹی آئی ربوہ نادرن RED پر برتری حاصل کی